

اداریہ
جولائی 2025

ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

اسرائیل کی تباہی، بیت المقدس کی آزادی اور آزاد فلسطینی ریاست ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے۔اسرائیل نے جس قدر غزہ میں سفاکیت کا مظاہرہ کیا ہے، اسرائیل کی جتنی بھی تباہی ہو، وہ کم ہے۔ ساتھ ساتھ ایران اسرائیل جنگ سے پوری دنیا میں ایک تشویش پائی جارہی ہے اور اب اس جنگ میں امریکہ بھی کود چکا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ تشویش مزید بڑھ گئی ہے۔ جب آگ لگتے لگتے کسی کے گھر کے قریب پہنچ چکی ہو، تو اس کرب کو وہی جانتا ہے۔ وہ آگ جو لیبیا، یمن، شام، عراق اور فلسطین میں لگی تھی، اب چلتے چلتے اس واحد اسلامی سلطنت کے قریب ایران میں پہنچ چکی ہے جو مدینہ منورہ کے بعد کلمہ اسلام کی بنیاد پر بننے والی اسلامی سلطنت ہے، جسے دنیا کے نقشے میں پاکستان کہا جاتا ہے۔ اس لیے اس کا اضطراب پاکستان میں شدت سے محسوس کیا جارہا ہے۔ خدا جانے اس آگ کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اب اگرچہ ٹرمپ کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان بھی کیا جارہا ہے، لیکن امریکہ کی کسی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ حق کو غالب کرے اور پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ اس وقت ایک بحث چھڑی ہوئی ہے کہ اس جنگ میں اہل سنت کس کے ساتھ ہیں؟ چونکہ خطے میں جنگ کی آگ بھڑکانے میں بنیادی کردار ناجائز ریاست اسرائیل اور یہود کا ہے۔ اس لیے ہم قرآن وسنت سے اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں اور ایک نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پہلے یہود کے بارے میں چند قرآنی آیات میں تدبر کیجیے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ○ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىہُمَا بَعَثۡنَا عَلَیۡکُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّیَارِ وَ کَانَ وَعۡدًا مَّفۡعُوۡلًا ○ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ الۡکَرَّۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ اَمۡدَدۡنٰکُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّ بَنِیۡنَ وَ جَعَلۡنٰکُمۡ اَکۡثَرَ نَفِیۡرًا ○ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ - وَ اِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَہَا - فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَۃِ لِیَسُوۡٓءٗا وُجُوۡہَکُمۡ وَ لِیَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ کَمَا دَخَلُوۡہُ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ لِیُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِیۡرًا ○ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ ۚ - وَ اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا - وَ جَعَلۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت: 7-4)

(اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو بار فساد مچاؤ گے اور ضرور بڑا غرور کرو گے۔ پھر جب ان میں پہلی بار کا وعدہ آیا ہم نے تم پر اپنے کچھ بندے بھیجے سخت لڑائی والے تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے اور یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہونا۔ پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کر دیا اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا۔ اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے اور برا کرو گے تو اپنا۔ پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں اور مسجد میں داخل ہوں جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں تباہ کر کے برباد کر دیں۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو



ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

اداریہ
جولائی 2025

ہم پھر عذاب کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ یہاں "الکتاب" سے مراد تورات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تورات میں بنی اسرائیل سے جو خطاب کیا، ان آیات میں وہی خطابِ باری تعالیٰ بنی اسرائیل کے بارے میں دوہرایا گیا۔ ان آیات سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں۔

1۔ بنی اسرائیل ضرور بالضرور دو بار زمین شام میں فساد اور سرکشی کریں گے۔ (پرانے جغرافیے کے مطابق فلسطین شام ہی کا ایک حصہ ہے)

2۔ جب بنی اسرائیل نے پہلی سرکشی کی۔ تو رب ذوالجلال نے ان پر سخت جنگجو مسلط کیے جنہوں نے بنی اسرائیل کے شہروں میں داخل ہو کر ڈھونڈ ڈھونڈ کے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور تباہی اور بربادی کی۔

3۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جنگجو قوم سے سزا دلوانے کے بعد پھر بنی اسرائیل پر رحم کیا اور مالوں اور بیٹوں سے بنی اسرائیل کی مدد کی اور وہ بہت بڑی تعداد میں ہو گئے۔ اور انہیں دوبارہ غلبہ ملا۔ یہ تبدیلی تقریباً ایک صدی میں آئی۔

4۔ جب دوبارہ بنی اسرائیل نے زمین میں فساد کیا تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ ان پر ایسے لوگ مسلط کیے جو انہیں سخت سزائیں دیں۔

5۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ اگر تم نے تیسری بار فساد کیا تو پھر ہم تمہیں عذاب دیں گے۔

نوٹ: آیات میں یہاں بنی اسرائیل کا دو مرتبہ کا فساد جو مذکور ہے وہ نزولِ قرآن سے پہلے کی صدیوں میں ہو چکا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے پھر تجاوز کیا، سرکشی اور فساد کیا، تو ہم پھر تمہیں سزا دیں گے۔

بنی اسرائیل کے فسادوں اور ان پر مسلط کی گئی قوتوں کی تفصیل:

بنی اسرائیل نے پہلا فساد یہ کیا کہ انہوں نے تورات کے احکام کی مخالفت کی اور حضرت اشعیا علیہ السلام کو شہید کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر اور اس کے لشکر کو مسلط کر دیا۔ بعض روایات کے مطابق جالوت خزری کو مسلط کیا اور بعض روایات کے مطابق بابل کے بادشاہ سنحاریب اور اس کے لشکر کو مسلط کیا۔ جنہوں نے بنی اسرائیل کا اندھا دھند قتل کیا۔ بڑی عمر کے لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور بچوں کو قیدی بنایا گیا۔ دوسری مرتبہ بنی اسرائیل نے یہ فساد کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ تو اس فساد کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر حملہ کرنے کے لیے بابل کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ کو بھیجا جس کا نام خردوس تھا۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوسرے فساد کے نتیجے میں سزا دی۔ اور جو اللہ تعالیٰ نے تورات میں فرمایا تھا اور جس کا قرآن میں ذکر ہے "وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا" کہ اگر تم پھر فساد کرو گے تو ہم پھر تمہیں سزا دیں گے۔ تو بنی اسرائیل نے تیسری بار بھی فساد کیا۔ اور یہ فساد اس شکل میں تھا کہ ان پہ لازم تھا کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائیں: مگر معاذ اللہ وہ ایمان نہ لائے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں سزا دی کہ رسولِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ



ادار یہ
جولائی 2025

ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

تعالیٰ عنہم نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور ان پر جزیہ لازم کیا۔ان آیات سے یہ پتا چلتا ہے کہ یہود کی سرشت میں شر اور فساد ہے اور وہ کئی مرتبہ زمین میں فساد برپا کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کئی مرتبہ ان کی تباہی اور بربادی کا سامان کیا گیا ہے۔اور آیت کریمہ" وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا" میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ قیامت تک جب بھی وہ ظلم وستم کا بازار گرم کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں شدید سزائیں دینے کا اور ان کی بربادیوں کا سامان ہوتا رہے گا۔

یہ حقیقت ایک اور آیت میں بھی واضح طور پر موجود ہے کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ یہود پر کوئی نہ کوئی ایسی قوت مسلط کرتا رہے گا جو انہیں شدید نقصان پہنچائے اور انہیں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ساتھ یہ بھی واضح کیا کہ یہود کو جو آخرت میں عذاب ملے گا، وہ اس سے علیحدہ ہے۔آیت قرآنی ملاحظہ ہو:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ-اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ-وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ الاعراف:167)

(اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور قیامت کے دن تک ان پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انہیں بری مار چکھائے بے شک تمہارا رب ضرور جلد عذاب والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔)

جب بھی یہود کی سرکشی بڑھی تو انہیں دنیا میں عذاب چکھانے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہتمام کیا جاتا رہا۔جس طرح کہ پہلے بابلیوں نے انہیں عذاب چکھایا، پھر نصاریٰ نے انہیں عذاب چکھایا، پھر مسلمانوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے انہیں عذاب چکھایا اور پھر جدید زمانے میں ہٹلر نے انہیں عذاب چکھایا اور اب ایران کے ذریعے انہیں عذاب چکھایا جا رہا ہے۔اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق وقتاً فوقتاً قیامت تک جاری رہے گا۔یہاں تک کہ جب یہود قربِ قیامت میں دجال کے ساتھ مل جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں امت مسلمہ کے عظیم مجاہدین ان کا خاتمہ کریں گے۔

یہ بھی ایک قرآنی حقیقت ہے کہ یہود شرارتی مزاج تو ضرور ہیں مگر حد درجہ ڈرپوک اور بزدل ہیں۔قرآن کی صدیوں پہلے بیان کردہ یہ حقیقت ایران اسرائیل جنگ میں آج میڈیا پر پوری دنیا کے سامنے عیاں ہو چکی ہے۔یہود کے اسرائیل کے شہروں سے بھاگتے ہوئے ہجوم، جنگ رکوانے کے لیے مظاہروں میں ان کے آنسو بہا کر ایران سے معافی مانگنے کے مناظر، خوف و ہراس سے خفیہ پناہ گاہوں میں چھپنے کے انداز، ایرانی حملوں کے سائرن بجنے پر ان کی گریہ وزاری، نیتن یاہو اور اس کے وزراء کا باہمی اختلاف اور اسرائیلی عوام اور حکومت کے باہمی جھگڑے یہ سب کچھ کھل کے سامنے آچکا ہے۔اس سلسلہ میں آیت قرآن ملاحظہ ہو:

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍؕ-بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌؕ-تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰىؕ-ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ۔ (سورۃ الحشر:14)

(یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے، آپس میں ان کی لڑائی سخت ہے، تم انہیں



ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

اداریہ
جولائی 2025

اکٹھا سمجھو گے اور ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں۔)

حالاتِ حاضرہ میں اسرائیل نامی ریاست کے ناجائز وجود کے بعد طویل عرصے سے فلسطینیوں پر یہود کی طرف سے ظلم وستم کا بازار گرم تھا۔ یہاں تک کہ نسل در نسل فلسطینیوں کی ایک بہت بڑی تعداد خیموں میں مصائب کے اندر زندگی گزارنے پر مجبور تھی لیکن 07 اکتوبر 2023ء سے لے کر آج 23 جون 2025ء تک صیہونی یہودیوں نے اور ناجائز ریاست اسرائیل نے غزہ پر ایسے ایسے مظالم ڈھائے ہیں جن کی مثال شاید تاریخ میں نہیں مل سکے گی۔ 80 ہزار کے قریب فلسطینی جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں اور شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور اتنے عرصے میں تمام مسلم ممالک کے سربراہ خاموش تماشائی بن کے بیٹھے رہے ہیں۔ کسی نے بھی سوائے بیانات کے عملی طور پر عسکری لحاظ سے ان مظلوم فلسطینیوں کا ساتھ نہیں دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق "وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا" کی حکمتوں کو ظاہر کیا۔ اور ناجائز ریاست اسرائیل اور فسادی یہودیوں کی سزا کا سلسلہ ایرانی میزائلوں کی صورت میں شروع ہوا۔ اسرائیل میں ہونے والی بربادی پر، صیہونیوں کے اٹھتے جنازوں پر، یہود کی چیخ و پکار پر، نیتن یاہو اور اس کے حواریوں کے خوف زدہ ہونے پر صرف فلسطینیوں کے سینے ہی ٹھنڈے نہیں ہوئے بلکہ تمام دنیا میں رہنے والے ہوش مند مسلمانوں کے سینے ٹھنڈے ہوئے ہیں۔ لگتا یوں ہے کہ مظلوم فلسطینیوں کی آہیں اسرائیل پر آگ بن کر برس رہی ہیں۔ بالآخر ہزاروں فلسطینی بچوں کی چیخوں اور ان کی غم سے نڈھال ماؤں کے نالوں نے اسرائیل پہ قیامتِ صغریٰ برپا کر دی ہے۔

اب یہاں ایک ضروری بحث ہے کہ ایران اسرائیل جنگ میں ہم کہاں کھڑے ہیں؟ یہ واضح ہے کہ بندہ ناچیز نے اسرائیل کے ایران پر حملے کی بھی شدید مذمت کی اور امریکہ کے ایران پر حملے کی بھی شدید مذمت کی۔ جو صرف سوشل میڈیا پر ہی نہیں بلکہ قومی اخبارات میں بھی واضح سرخیوں کے ساتھ شائع کی گئی۔ ہم امریکہ اور اسرائیل کی تباہی کا ہر وقت جزبہ رکھے ہوئے ہیں۔ ایران وہ سلطنت ہے جس کو کبھی عراق العجم کہا جاتا تھا اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سرزمین پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ اسلام کے زیرِ نگین ہونے کے بعد اس کی زرخیز مٹی سے قرآن وسنت کے علوم کے بڑے بڑے ماہرین پیدا ہوئے۔ اس کے کئی شہر اہل بیت اطہار علیہم الرضوان اور سادات کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسکن قرار پائے۔ جہانِ تصوف کے بڑے بڑے آفتاب و ماہتاب یہاں سے طلوع ہوئے، اس لیے اس سرزمین کی اہل سنت و جماعت کے دلوں میں بڑی قدر و قیمت ہے۔ اور ماضی میں کثیر تعداد میں اہل سنت و جماعت یہاں آباد رہے ہیں اور آج بھی یہ سرزمین اہل سنت سے خالی نہیں۔

مگر تصویر کا دوسرا رخ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جو نظام اس سرزمین پر موجود ہے، اس کی کارستانیاں بڑی عجیب وغریب اور خطرناک ہیں۔ مظلوم قوموں کا لہو ہزاروں بارشیں بھی دھو نہیں سکتیں۔ خمینی کے انقلاب کے دوران اور بعد میں اس سرزمین پر جس طرح اہل سنت و جماعت کا قتل عام ہوا، ہم اہل سنت وہ بھولے نہیں ہیں۔ ایسے ہی عراق میں مغربی طاغوت کی آنکھوں میں کھٹکنے والا اور امریکہ اور اسرائیل کے مقابلے میں حریت اور جوانمردی کی داستان رقم کرنے والا ایک دلیر سنی لیڈر صدام حسین رحمۃ اللہ علیہ



ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

اداریہ
جولائی 2025

اس کا تختہ الٹنے میں جو لوگ امریکہ اور اسرائیل کے آلہ کار بنے، جنہوں نے بار بار عراق میں بغاوتیں کروائیں اور ایک سنی حکومت سے غدر کی نئی بھیانک تاریخ رقم کی، وہ سارے کے سارے ایرانی رافضی اور ان کے سہولت کار تھے۔ صدام حسین کا تختہ الٹنے اور عراق میں روافض کی حکومت لانے میں یہی ایران امریکہ اور اسرائیل کی آنکھوں کا تارا تھا۔ اور عراق کی سنی حکومت کے خاتمے میں اور روافض کو حکومت دینے میں پھر اہل سنت کا بے دریغ قتل کیا گیا۔ بڑے بڑے سنی مشائخ، بڑے بڑے محدثین اور فقہاء کو پھندوں پہ لٹکایا گیا۔ اس طرح روافض خون کی ندیاں بہا کے عراق میں لیلیٰ اقتدار تک پہنچے۔ جب کویت اور عراق کی جنگ جاری تھی۔ صدام حسین کی اکثر فوجیں کویت میں تھیں اور پورے عراق پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی بمباری ہو رہی تھی تو صدام حسین نے اردن، شام اور ایران کی طرف اپنی سرحدیں کھول دیں تا کہ عراقی لوگ وہاں پناہ لے سکیں۔ اس وقت ایران نے یہ غداری کی کہ چاولوں کے ٹرک شو کر کے اسلحے کے ٹرک کربلائے معلیٰ پہنچائے اور یوں ایرانی روافض اور ان کے سہولت کار باغیوں کا کربلا پہ قبضہ ہو گیا۔ اس دوران سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے اندر ایک پھانسی گھاٹ بنایا گیا جس میں سنی علماء و مشائخ کو پھانسیاں دی گئیں۔ 1994ء میں بندہ ناچیز نے سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ مقدس کے اندر وہ روافض کے بنائے ہوئے عارضی پھانسی گھاٹ کی جگہ اپنی آنکھوں سے دیکھی جہاں یہ بورڈ لگا تھا کہ "صَفْحَةُ الغَدْرِ وَالعُدْوَانِ" کے دوران اس مقام پر ایرانی روافض اور ان کے سہولت کاروں نے سنی علماء و مشائخ کو پھانسیاں دیں۔ سید صدام حسین شہید کو امریکہ کی طرف سے عید الاضحیٰ کے دن پھانسی کے پھندے پر چڑھانا امت مسلمہ کے لیے بہت ہی کرب کی بات ہے جو زخم ہر عید الاضحیٰ کے موقع پر تازہ ہو جاتا ہے۔ اس بڑے سانحے میں بھی امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کے ساتھ ایرانی حکومت بھی شریک جرم تھی۔ ایسے ہی ملک شام میں ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے اہل سنت و جماعت کا قتل عام کیا اور لاکھوں سنیوں کو جلاوطن ہونے پر مجبور کیا۔ خود پاکستان کے اندر سعودی عرب اور ایران کی پراکسی وار میں اس قدر کشت و خون کا بازار گرم کیا گیا کہ کئی سالوں کے بعد، شدید محنت کے بعد اور سیکورٹی فورسز نے اپنا خون نچھاور کر کے اس آگ کو بجھایا جس کے پیچھے یا تو سعودی ریال تھے یا ایران تومان تھے۔ ایران پر مسلط روافض کی حکومت کا پاکستان میں اہل سنت کے خلاف یہ رویہ بھی ہم نہیں بھول سکتے کہ ایران نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بڑے بڑے آستانوں کے گدی نشینوں اور بڑے بڑے مدارس کے مہتمم حضرات اور متعدد جماعتوں کے سربراہوں کو الا ماشاء اللہ اپنی بے دریغ دولت بہا کے خریدنے کا ایسا دھندا کیا جس سے مسلک اہل سنت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے کہ ایران کے سوداگری کرنے والے وفود پاکستان آتے ہیں اور کئی ضمیر فروش ان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ پھر ایران میں انہیں مختلف کانفرنسوں اور مختلف مواقع پر دعوت دی جاتی ہے۔ خصوصی طور پر خمینی کی برسی ایسا موقع ہے جہاں ہر سال اہل سنت میں سے نئے ضمیر فروشوں کو ایرانی یاترا کرائی جاتی ہے۔ یہ ہمیں تسلیم ہے کہ یہ قصور صرف ایران کا ہی نہیں بلکہ مشرف با ایران ہونے والے عاقبت نااندیشوں کا بھی ہے۔ اہل سنت میں پاکستان کے اندر وہ جو لبادہ بھی اوڑھے ہوئے ہوں اور پھر خصوصی طور پر ایران پہ مسلط طبقہ کے وہ کالے عقائد و



ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنت

اداریہ
جولائی 2025

نظریات ہیں جو ایک مسلمان سن بھی نہیں سکتا۔

موجودہ صورتحال میں بہت سے نابالغ قسم کے بزعم خویش دانشوروں کو یا تو اس پس منظر کا پتہ نہیں، یا ان کی یاداشت کمزور ہے یا پھر ان پر مادہ پرستی کا حملہ ہو چکا ہے، یا خدا جانے کیا وجہ ہے کہ وہ ایران کی رافضی حکومت کے ماتھے پر اسلام کی نمائندگی کا سہرا باندھنے کے لیے مصر ہیں۔ اور وہ اسرائیل پر ایرانی حملوں کو غزہ پر کیے گئے اسرائیلی حملوں کا بدلہ قرار دے رہے ہیں۔ چونکہ ایران اسرائیل میں تباہی مچا رہا ہے، اس بات کو دلیل بنا کر وہ ایران کو اسلام کا نمائندہ قرار دے رہے ہیں اور ایران کی اسرائیل سے جنگ کو اسلام کی جنگ قرار دے رہے ہیں اور اہل سنت کو ایران کے ساتھ کھڑا ہونے کی تلقین کر رہے ہیں۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔

جو آیات کریمہ ہم شروع میں ذکر کر چکے ہیں، اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی بنی اسرائیل کو بعض قوموں کے ذریعے اور بعض بادشاہوں کے ذریعے سزا دی اور انہیں تباہ و برباد کیا۔ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض مجرموں کو جن کے ذریعے سزا دے، وہ خود مجرم نہ ہوں۔ بلکہ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ خود بھی مجرم اور ظالم تھے لیکن ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مجرموں اور ظالموں کو نشانِ عبرت بنایا ہے۔ اور اللہ کی شان ہے کہ وہ "فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ" (جو چاہے کرنے والا) ہے۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ ثابت ہوا کہ بنی اسرائیل کو تباہ کرنا یہ کسی کے برحق ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین سے بھی بنی اسرائیل کو نشانِ عبرت بنوایا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اس نے چاہا تو بنی اسرائیل پر بُخت نصر مجوسی کو مسلط کر دیا جس نے بنی اسرائیل میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ اور چاہا تو بنی قریظہ کے یہود کو رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سزا دلوائی۔ جب بُخت نصر مجوسی نے بنی اسرائیل پر حملے کیے تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ بُخت نصر مجوسی، اللہ تعالیٰ کا بڑا پسندیدہ ہے اور وہ جہنمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جہنمی سے جو خود بھی مجرم تھا، یہودِ بنی اسرائیل کو سزا دلوائی۔ ایسے ہی ہٹلر سے بھی یہود کو ناکوں چنے چبوائے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے اسلامی ہیرو مان لیا جائے یا اسے ولی اللہ مان لیا جائے۔ چنانچہ وہ ایران جو ایک سال 9 ماہ تک شدید ظلم کی چکی میں پستے ہوئے فلسطینیوں کے لیے تو روزانہ آج کل ہی کرتا رہا اور ان کی حمایت میں ایران پر ایک میزائل بھی نہ داغ سکا۔ مگر آج اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اسرائیل کے فساد فی الارض پر اسے سزا دے رہا ہے۔ جیسے بُخت نصر وغیرہ کے بنی اسرائیل پر تباہی و بربادی مسلط کرنے سے وہ برحق قرار نہیں پائے، اسی نگاہ سے ہم ایران اسرائیل جنگ کو بھی دیکھتے ہیں۔ ہم کبھی بھی ایران پر مسلط حکومت کے وہ نظریات نہیں بھول سکتے جو قرآن و سنت سے بغاوت پر مشتمل ہیں۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام سے لے کر اہل بیت کرام علیہم الرضوان، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں جو جو مغلظات ان کی امہات الکتب میں موجود ہیں اور ایران کے بانی انقلاب نے جو کچھ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر مقدسات اسلام کے خلاف حد درجہ ہرزہ سرائی کی ہے، اس سے صرف نظر کرنے سے ہمارا اپنا ایمان سلامت نہیں رہتا۔ لہٰذا بھولے بھالے اہل سنت و جماعت کو اس آزمائش کے اندر اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اور دو اور



اداریہ
جولائی 2025

ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

دو چارتک مبلغ علم رکھنے والے بزعم خویش دانشوروں کو اہل سنت و جماعت پر رحم کھانا چاہیے۔ وحدتِ امت، وحدتِ اسلامی، الامۃ الواحدۃ، اتحادِ امت، یہ وہ الفاظ ہیں جو خمینی اینڈ کمپنی نے امت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے گھڑے۔ جو انہوں نے اہل سنت کی قتل و غارت کی اور جو منافقت کی تاریخ رقم کی، یہ الفاظ وہ ان جرائم کو چھپانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس میں کسی کو شک ہو تو چند دن پہلے کا کراچی کے خواہ مخواہ نقوی کا بیان سنا جا سکتا ہے جس نے صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر چودہ صدیوں اور آج کے جمہور مسلمانوں کو روافض والا کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے معاذ اللہ جہنمی قرار دیا ہے۔ پہلے تو ایسے لوگوں کے لیے یہ مقولہ بولا جاتا تھا ”بغل میں چھری اور منہ میں رام رام“ مگر کراچی کے اس خواہ مخواہ نقوی کے بیان کو سن کر میں کہتا ہوں ”بغل میں چھری اور منہ بھی بے لگام“۔

سورۃ بنی اسرائیل کی مذکورہ آیات کی روشنی میں بنی اسرائیل کو جن لوگوں کے ذریعے سزا دی گئی، ان پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد محمود حجازی لکھتے ہیں:

وھکذا کل امۃ تفسد فی الارض بالبغی و الظلم، حتیٰ تفسد نفوس ابنائھا و تطغی لا بد من ان یرسل اللہ علیھا من یذلھا و یذیقھا سوء العذاب جزاء فسادھا، و لو کان المؤدب لھا من الکفار المشرکین ﴿وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ (سورۃ الانعام: 129)

اور اسی طرح ہر امت جو زمین میں ظلم و ستم کے ذریعے فساد کرتی ہے یہاں تک کہ وہ ظالم امت اپنے ابناء کے نفوس کو فاسد کرتی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی خلاف ورزی ابنائے امت میں پھیلائے) اور سرکشی کرتی ہے تو یقینی طور پر اللہ تعالیٰ اس امت سے اس کے فساد کا بدلہ لینے کے لیے ان پر کوئی ایسی قوم بھیجتا ہے جو اس ظالم امت کو ذلیل کرتی ہے اور انہیں برا عذاب چکھاتی ہے۔ اگرچہ اس ظالم امت کو سزا دینے والے کفار اور مشرکین ہی کیوں نہ ہوں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں۔“

(التفسیر الواضح، جلد:2، سورۃ الاسراء، آیت:07، صفحہ:355، مطبوعہ دار الجیل بیروت)

اس حقیقت کو متعدد احادیث رسول ﷺ سے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک شخص جو خود فاسق و فاجر ہے، اللہ تعالیٰ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ اس سے بھی اپنے دین کا کام لے لے اور اپنے دین کی حمایت کروا دے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ اس حمایت کی وجہ سے اس کا فاسق و فاجر ہونا ختم ہو جائے گا۔ وہ دین کی حمایت کرنے کے باوجود بھی فاسق و فاجر ہی رہے گا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر باب ہی یہ قائم کیا ہے: "بَابُ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ" (یہ باب اس بارے میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دین اسلام کی تائید فاجر بندے سے کروا دیتا ہے)۔ حدیث ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لِرَجُلٍ

ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنت

اداریہ
جولائی 2025



مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، الَّذِي قُلْتَ لَهُ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ ، قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .

(صحیح بخاری، جلد:2، کتاب الجہاد والسیر، حدیث:3062، صفحہ:748، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوہ خیبر میں) موجود تھے۔تو رسولِ اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کے لیے جو کہ اسلام کا دعویدار تھا،اس کے بارے میں فرمایا: یہ اہلِ نار میں سے ہے۔مذکورہ شخص جب جنگ شروع ہوئی تو بہت زبردست طریقے سے اس نے مخالفین کو قتل کیا۔پس اسے زخم لگ گیا۔کہا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ شخص جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے،اس نے تو آج زبردست طریقے سے یہود کے خلاف جہاد کیا۔اور اب تو وہ وفات بھی پا چکا ہے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سیدھا جہنم میں گیا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسی صورتحال تھی گویا کہ بعض لوگ،قریب تھے کہ انہیں شک ہو جائے،پس لوگ اسی حالت میں تھے کہ کہا گیا کہ وہ مذکورہ بندہ مرا نہیں،لیکن اسے زخم شدید لگے ہیں۔پس جب رات کا وقت ہوا تو وہ اپنے زخموں پر صبر نہ کر سکا۔اور اس نے خودکشی کر لی۔جب اس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہوں دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا عظیم بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں۔پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا۔اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاجر بندے سے بھی کروا دیتا ہے۔

نوٹ: بخاری و مسلم میں اس حدیث کے متن کے کئی طرح کے الفاظ ہیں۔یہاں حدیث نمبر 3062 کے جو الفاظ تھے،وہ ذکر کیے گئے ہیں۔

تبصرہ: سیدنا رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ کبھی کسی جہنمی سے بھی اسلام کا فائدہ ہو سکتا ہے اور وہ اسلام کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔مگر اس حمایت اسلام کے نتیجے اور کفار کو مارنے کے نتیجے میں اس کے برحق ہونے یا مومن ہونے کا نظریہ نہیں بنانا جا سکتا۔جس شخص کا یہاں غزوہ خیبر میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لشکر میں شامل یہود کو مارنے کا ذکر ہے اس کا نام قزمان تھا۔اب حالاتِ حاضرہ میں جو ایک ڈائیلاگ بولا جا رہا ہے کہ فلاں نے کہا: "میں ایران کے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا،اس لیے کہ وہ شیعہ ہے۔تو میں نے کہا کہ پھر نیتن یاہو کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ،اس لیے کہ وہ تو سنی ہے۔"مذکورہ حدیث کی روشنی میں اس ڈائیلاگ میں ایران کی



ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

جگہ اگر قزمان کو رکھا جائے اور کوئی کہے: "قزمان کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ تو اگلا شخص میں اس کے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا کہ قزمان منافق ہے، مسلمان نہیں" تو کیا مذکورہ ڈائیلاگ کی روشنی میں اسے یہ کہا جائے گا کہ" پھر یہود کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ وہ تو مسلمان ہیں نا۔" جیسے یہ بات سو فیصد غلط ہے، ایسے ہی وہ ڈائیلاگ بھی غلط ہے۔ ایران کا موجودہ مسلط طبقے کی وجہ سے شیعہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ نیتن یاہو سنی ہو اور ایسے ہی شیعہ ہونے کی وجہ سے ایران کے ساتھ کھڑا نہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ نیتن یاہو کے ساتھ کھڑا ہوا جائے کیونکہ ان دونوں باتوں کے درمیان منطقی طور پر کوئی ملازمہ نہیں ہے۔ جیسے قزمان کا منافق ہونا یہود کے مسلمان ہونے کو مستلزم نہیں تھا اور قزمان کے ساتھ کھڑا نہ ہونا یہود کے ساتھ کھڑا ہونے کو مستلزم نہیں تھا بلکہ حق تیسری صورت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جماعتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ کھڑا ہوا جائے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِذَا رَأَيْتَ ظَالِمًا يَنْتَقِمُ مِنْ ظَالِمٍ، فَقِفْ وَانْظُرْ مُتَعَجِّبًا۔

جب تم دیکھو کہ ایک ظالم دوسرے ظالم سے انتقام لے رہا ہے تو تم ٹھہر جاؤ (کسی کا بھی ساتھ نہ دو) اور تعجب سے دیکھتے رہو۔

(التفسیر المنیر للزوہیلی، جلد:8، صفحہ:46، دار الفکر بیروت)

خلاصہ: اس بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایران پر مسلط رافضی حکومت کا اسرائیل پر حملہ کرنا اور تباہی مچانا اور ان سے اگر اسلام کو کوئی فائدہ بھی پہنچ جائے تو پھر بھی ان کے نظریات کے اندر جو اسلام کے شدید مخالف نظریات ہیں، ان سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ اور نہ ہی انہیں اسلام کا نمائندہ کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی جنگ کو اسلام کی جنگ کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی یہ ہے کہ جو ایران پر مسلط رافضی حکومت کی حمایت نہ کرے وہ معاذ اللہ اسلام دشمن ہو، یا یہود کا یار ہو۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔

ایک اور شبہہ کا جواب:

جہاں تک یہ کہا جاتا ہے کہ دشمن جب حملہ کرے گا تو وہ سنی شیعہ کو نہیں دیکھے گا۔ لہٰذا ہمیں اس امتیاز کو چھوڑ دینا چاہیے، یہ فروعی اختلافات ہیں۔ حقیقت میں یہ بات کرنے والے لوگوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ روافض سے ہم اہل سنت کے اختلافات کیا ہیں؟ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا لیکن وہ لوگ جو قرآن مجید کو معاذ اللہ ناقص اور تحریف شدہ کہیں، ان سے ہمارے اختلاف کو کون احمق اور بیوقوف فروعی کہے گا۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ معاذ اللہ امریکہ اور اسرائیل ہم پر حملہ کریں گے تو یہ نہیں دیکھیں گے کہ سنی کون ہے اور شیعہ کون ہے۔ سب معاذ اللہ عتاب میں آجائیں گے۔ تو دشمن تو یہ بھی نہیں دیکھے گا کہ مسلمان کون ہے اور قادیانی کون ہے؟ تو اس بنیاد پر مسلمان اور قادیانی کی جو تمیز ہے، کیا اس کو بھی ختم کر دیا جائے؟ اور اس کو بھی فروعی مسئلہ کہہ کر سرد خانے میں ڈال دیا جائے۔ اگر حملہ آور قوت کے لحاظ سے مسلمانوں نے اپنے فیصلے کرنے ہوں تو حملہ آور قوت تو یہ بھی نہیں دیکھے گی کہ کون چور ہے یا کون چور نہیں؟ کون شرابی ہے یا کون شرابی نہیں؟ کون زانی ہے اور کون زانی نہیں؟ کیا اس بنیاد پر کہ امریکہ اور اسرائیل کے لحاظ سے سب ایک

اداریہ
جولائی 2025

ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت



جیسے ہی ہیں، تو پھر اسلامی حدود کا نفاذ بھی یہ کہہ کے ترک کر دیا جائے کہ کیوں کچھ لوگوں کو تم اپاہج کر رہے ہو؟ اور کمزور کر رہے ہو؟ اور مار رہے ہو؟ جبکہ دشمن کے نزدیک تو سارے ایک جیسے ہیں۔ جب مدینہ منورہ کی سلطنت پوری دنیا کے ہر قسم کے باطل سے نبرد آزما تھی تو کس قدر ضرورت تھی کہ افرادی قوت زیادہ ہو لیکن اس کے باوجود مسجد نبوی شریف سے منافقین کو نکالا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ سے یہ کاروائی خود کروائی۔ اور اسے خبیث سے طیب کا امتیاز قرار دیا۔ آج کے یہ نام نہاد دانشور تو شاید یہاں بھی یہی کہیں کہ اس تفریق کی کیا ضرورت تھی؟ جبکہ بیرونی حملہ آوروں نے تو یہ نہیں پوچھنا تھا کہ مومن کون ہے؟ اور منافق کون ہے؟ لیکن فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ-وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ۪- فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۚ-وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (سورۃ آل عمران:179)

(اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔)

شریعت میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ کفار کے حملے کے ڈر سے یا کفار کے مقابلے میں اپنی قوت کے اظہار کے لیے قرآن و سنت کے اصولوں سے معاذ اللہ دست بردار ہوا جائے۔ جس دین کے لیے اسلام دشمن قوتوں سے ہماری دشمنی ہے، اگر وہ دین ہی ہم اپنے ہاتھوں سے معاذ اللہ رخصت کر دیں تو پیچھے کفار کے مقابلے میں کثرت دکھانا یا قوت بنانا وہ کس مقصد کے لیے ہوگا؟ کیا ہم امریکہ اور اسرائیل کے ڈر سے زندہ اور مردہ، نابینا اور بینا کا امتیاز ختم کر دیں؟ دھوپ اور چھاؤں کو ایک کہہ دیں؟ ظلمت اور نور کا فرق مٹا دیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ قرآن کہتا ہے:

وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُۙ۝ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُۙ۝ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُۚ۝ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَ لَا الْاَمْوَاتُ۝ (سورۃ الفاطر:22)

(اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا، اور نہ اندھیریاں اور اُجالا، اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ، اور برابر نہیں زندے اور مُردے۔)

بہر حال اب تو ایران نے خود ہی اپنے حامیوں کو شرمندہ کر دیا ہے۔ کیونکہ اس نے فلسطین اور بیت المقدس کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے چھوڑ کر اسرائیل سے صلح کر لی ہے۔ یہ خبر سن کے مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ غزہ کو شعلوں کی لپیٹ میں چھوڑ کر ایران کا اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی پر متفق ہو جانا نہایت قابل افسوس ہے۔ کوئی دن بھی ایسا نہیں گزر رہا جس میں غزہ پر بارود نہ برسایا گیا ہو اور فلسطینیوں کی شہادتیں نہ ہوئی ہوں۔ اگر پہلے انیس ماہ میں ایران نے غزہ کے لیے کچھ نہیں کیا تھا تو کم از کم اب تو



اداریہ
جولائی 2025

ایران اسرائیل جنگ اور اہلسنّت

اسرائیل کے ساتھ معاہدے میں غزہ کی جنگ بندی کے معاہدے کو شامل کیا جاتا۔ عجیب قسمت ہے فلسطینیوں کی کہ پوری امت ان کی نسل کشی ہوتی دیکھ رہی ہے مگر انگاروں میں ان کے جھلستے اجسام پر کوئی بھی مرہم رکھنے کو تیار نہیں۔ اب توقع کی جا رہی تھی کہ شاید فضاؤں میں اڑتے چیتھڑوں والے فلسطینی بھی سکھ کی سانس لے سکیں گے مگر ایران پر مسلط فرقے کے لوگوں نے کوفہ اور کربلا سے لے کر آج تک اپنی تاریخ کے تسلسل کو برقرار رکھا۔ یہاں تک کہ اپنا بہت سا نقصان بھی کروا لیا مگر فلسطینیوں کو کوئی فائدہ پہنچانے کی نیک نامی بھی نہیں حاصل کر سکے اور ہاتھ آیا یہ موقع ضائع کر دیا۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ انیس ماہ سے غزہ پر جو آتش و آہن کی بارش ہو رہی تھی، اسرائیل سے جنگ بندی کے مذاکرات میں دور دور تک کہیں غزہ میں سیز فائر کا نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ اور اسرائیل جو غزہ میں فلسطینیوں کا قتل عام اور نسل کشی کر رہا ہے، اس کے بارے میں کوئی سوال تک نہیں اٹھایا گیا۔ اس جنگ بندی سے دیکھنے والوں نے بڑی گہری حقیقت کو دیکھ لیا ہے کہ ٹرمپ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ بندی کا اعلان کرتے ہوئے یوں خود مختار نظر آ رہا تھا جیسے وہ دو سگے بھائیوں میں صلح کروا رہا ہو اور وہ ان دونوں کا باپ، یا چچا یا ماموں ہو۔ ہم نے پہلے کہا تھا کہ امریکہ کو ثالث ماننا خودکشی کرنے کے مترادف ہوگا اور بالآخر ایران نے وہ خودکشی قبول کر لی اور یہ بات اب چھپی نہیں رہی کہ خامنائی کا اسرائیل اور امریکہ سے کس نوعیت کا تعلق ہے۔ اب اسرائیل اور ایران دونوں نے صدقِ دل سے جنگ بندی کر لی ہے۔ یاد رکھنا! اس جنگ بندی کا سہرا اپنے سر سجانے والا امریکہ کا وہی صدر ٹرمپ ہے جو غزہ کی سیز فائر کی قراردادوں کو مسلسل کئی بار ویٹو کر چکا ہے۔ اگر اس جنگ بندی میں امت مسلمہ کا کوئی فائدہ ہوتا تو ہرگز ٹرمپ اس کے لیے جلد بازی میں نہ ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ ٹرمپ اس جنگ بندی کے وقفے سے اسرائیل کو مزید اسلحہ بھجوا کر غزہ میں جاری مظالم کو معاذ اللہ مزید تیز کرنا چاہتا ہے اور ایران کی معاذ اللہ بقیہ تباہی کے لیے اسرائیلی ایئر ڈیفنس کی بحالی اور دیگر ضروریاتِ جنگ کی سپلائی مکمل کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ اور اسلام کو اغیار کی سازشوں سے محفوظ فرمائے۔ اور اسلام کو ہر طرف غالب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

والسلام مع الف اکرام
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
بانی ادارہ صراط مستقیم پاکستان
سربراہ تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ العالمی

۲۸ ذو الحجہ ۱۴۴۶ھ / 25 جون 2025ء